Lesson 9: An-Nisa (Ayaat 86-93): Day 28 سُوْرَةُ النِّسَاء کی تفسیر

سبق کا مرکزی خیال: آج کے سبق میں پچھلے سبق والے موضوع پر ہی بات ہے۔ منافقت پر بات ہوئی تھی۔ آج مزید نفاق پر بات ہوگی، سلام دعا اور تحفے تحائف پر بات ہوگی۔ مسلمان ملکوں کے دوسرے ملکوں سے کیسے تعلقات ہوں؟ خارجہ پالیسی کیسی ہونی چاہئیے؟ قتلِ خطا پر بھی بات ہوگی۔

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿٨٦﴾ اور جب تم کو کوئی دعا دے تو (جواب میں) تم اس سے بہتر (کلمے) سے (اسے) دعا دو یا انہیں لفظوں سے دعا دو بے شک خدا ہر چیز کا حساب لینے والا ہے (٨٦)

سلام اور سلامتی کی کوئی دعا دے تو تم بھی اُس کو دعا دو۔

بِتَحِيَّةٍ : یعنی وقتِ ملاقات کا سلام۔ کسی کو زندگی کی دعا دینا۔ ح ی ی۔ حیات یعنی زندگی۔

پہلے دور میں لوگ ایسے ہی دعا دیتے تھے "جیتے رہو"۔ اسلام سے پہلے لوگ کہتے تھے تم جیتے رہو۔ اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت کے وقت ایک دوسرے کو حیاک اللہ، حیاک اللہ بالخیر اور یا انعم صباحا کے الفاظ استعمال کرتے تھے۔ (اللہ تجھے زندہ رکھے، اللہ تجھے بھلائی سے زندہ رکھے، تمہاری صبح نعمت والی ہو)۔ آج کل عرب ممالک میں صباح النور اور مساء النور کے الفاظ ملاقات کے وقت استعمال ہوتے ہیں۔

اللہ سبحان وتعالیٰ نے ہمیں سکھایا کہ کیسے سلام کریں۔ ہر زبان کے اپنے انداز ہیں۔ یہود ہیبرو زبان میں سلام کہتے ہیں۔ ہندو نمستے کہتے ہیں۔ جس کے معنی ہیں میرے اندر کا خدا آپ کے اندر کے خدا کو سلام کہتا ہے۔ اب جو لوگ معنی سمجھے بغیر نمستے کہتے ہیں وہ خفیہ قسم کا شرک کرتے ہیں۔ ہر زبان میں یہ بات Common ہے کہ کسی نہ کسی طرح Greetings کہتے ہیں۔

مسلمان اسلام علیکم کہتے ہیں کہ سلامتی کے ساتھ جیو۔ بڑھانا چاہیں تو اسلام علیکم رحمتہ اللہ یا مزید بڑھا دیں۔ اسلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! سلام کا بہتر جواب کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جو آدمی آپ کو "السلام علیکم " کہے، آپ اسے یوں جواب دیں" وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ "اگر کوئی آپ کو" السلام علیکم ورحمتہ اللہ کہے "تو آپ اس کو جواب دیں" وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ "تو صحابہ نے عرض کیا اگر کوئی اس طرح کرے" السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ "تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چونکہ اس نے آپ کے لئے فضیلت کا کوئی کلمہ نہیں چھوڑا، لہٰذا آپ اسے کہیں" وعلیکم "(یعنی جتنا سلام تم نے مجھے کیا اتنا ہی آپ پر ہو۔

سلام کرنا اسلام کی ایک روایت ہے۔ اس کو مزید پھیلائیں۔ اپنے بچوں کو سکھائیں۔ سلام کرنے کا طریقہ سکھائیں۔ زندگی کی دعائیں دیں تو یہی طریقہ استعمال کریں۔

اگر ہم صحیح طور پر اسلام کے نمائندے بننا چاہتے ہیں تو اسلامی طور طریقے اپنائیں۔

اللہ کے نبیؐ کی حدیثؐ ہے: کلام کرنے سے پہلے سلام کرو۔

اگر کوئی قرآن پڑھ رہا ہے یا غسل خانے میں ہے تو انہیں سلام نہ کریں۔ اور اگر معلوم نہیں تھا سلام کر بھی دیا ہے تو وہ فارغ ہو کر جواب دیں۔ جب بھی بات کرینگے تو سلام سے شروع کرینگے۔

سلام کرنا سُنّت ہے اور جواب دینا فرض ہے۔

اسلام علیکم کہہ کر ہم دعا دیتے ہیں کہ تم سلامت رہو۔ میں تمہاری غیبت نہیں کرونگا۔ آپ میرے سے محفوظ ہیں۔ میں آپ کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ یہ آیت حقوقِ مسلمان میں سے ہے۔ کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو وقتِ ملاقات پر سلام کرے گا۔ بچپن سے بچوں کو سلام سکھائیں۔

آپ خود ضرور سلام کریں۔ وہ آپ سے سیکھیں گے۔

صحابہ کرامؓ ایکدوسرے سے اِدھر اُدھر ہو جاتے تو دوبارہ بات کرنے سے پہلے سلام کرتے۔

سلام دلوں کو صاف کر دیتا ہے۔ خوش دِلی سے سلام کریں۔ دِلوں کی ناراضگی ختم ہو جائے گی۔ ہر سلام کرنے پر دس نیکیاں پورے سلام پر 30 نیکیاں۔

﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ ﴾...سورۃ یٰس

"پروردگار مہربان کی طرف سے سلام (کہا جائے گا)"

یعنی سلامتی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کلمہ ہے جو انسانوں کی مصیبتوں کو دور کرتا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام پر جب مشکل وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿سَلَامٌ عَلَىٰ نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ ﴾...سورۃ الصافات

"تمام جہانوں میں نوح پر سلامتی ہو" دوسری جگہ فرمایا:

﴿قِيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِّنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ...﴾...سورۃ ھود

"حکم ہوا، اے نوح! ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ اتر جاؤ"

سلام اللہ کے ناموں میں سے ہے۔ سلام جنّت کا کلام ہے۔ سلامتی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز بنائی۔

جنّتی ایکدوسرے کو سلام کرینگے۔ سورۃ یٰسین میں آتا ہے کہ اللہ سلام کرینگے۔ قران پاک میں کئی جگہ سلام کا تذکرہ ملتا ہے۔ جتنا زیادہ سلام کرینگے ہمارے تعلقات بہتر ہونگے اور مسلمان امن اور سکون میں رہیں گے۔ اگر زیادہ سلام کیا ہوتا تو آج مسلمان اَمن میں ہوتے۔

(یا ایھا الناس افشو السلام... تدخلو الجنۃ بسلام)

"اے لوگو سلام کو عام کرو۔ تم جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے"

کون کسے سلام کرے؟

آنے والا گھر والوں کو سلام کرے۔ آنے والے کو موقع دیں۔ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کریں۔

تاکہ کبر ٹوٹے۔ غرور نہ ہو۔

غیر مسلم سلام کرے تو صرف وعلیکم کہہ دیں۔ یہود اللہ کے نبیؐ کو کہتے اسام علیکم۔ اللہ کے نبیؐ آگے سے صرف یہ جواب دیتے کہ وعلیکم۔ جو مجھے کہا وہی تم پر بھی ہو۔ لیکن کوئی زائد کلمہ نہ کہتے۔

چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو سلام کریں۔ چھوٹے بچوں کو آپ خود سلام کریں۔ چھوٹوں پر بڑوں کا احترام لازم ہے، اسی لیئے چھوٹوں پر لازم کیا گیا کہ وہ بڑوں کو "سلام" کہیں۔ لیکن چھوٹے بچوں کی تربیت کے لئے یہ بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ بڑے چھوٹوں کو سلام کہیں۔ اس طرح ان کی سلام کی عادت پختہ ہو گی اور وہ خود بڑوں کو احترام میں انہیں "سلام" کرنے میں پہل کریں گے۔

غیر مسلم کو سلام نہ کریں۔ انہوں نے سلام قبول ہی نہیں کیا تو سلام کیوں کریں؟

عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ:(لاتدخلون الجنة حتى تؤمنوا، ولا تؤمنوا حتى تحابوا، أو لا أدُلُّكم على شيءٍ إذا فعلتموه تحاببتم؟ أفشوا السلام بينكم)

"سیدنا ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک کہ ایمان نہ لے آؤ اور تم ایمان نہیں لا سکتے جب تک کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرو اور کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جسے اپنا کر تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو؟ وہ یہ ہے کہ تم آپس میں سلام کو عام کرو۔" یعنی ایک دوسرے کو خوب سلام کیا کرو۔

جہاں فتنے کا ڈر ہو وہاں عورت مرد ایکدوسرے کو سلام نہ کریں۔ اگر ملے جلے لوگ ہیں تو سب کو سلام کر دیں۔

عبد الله بن سلام رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "يا أيها الناس أفشوا السلام، وأطعموا الطعام، وصلوا الأرحام وصلوا والناس نيام، تدخلوا الجنة بسلام" رواه الترمذي

"اے لوگو! سلام پھیلاؤ اور کھانا کھلاؤ اور صلہ رحمی کرو، اور نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں (تہجد)۔ تم جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے "

یہ عبداللہ بن سلام یہودی عالم تھے پھر اسلام قبول کر لیا۔ روزانہ گھر والوں کو کھانا کھلاتے ہوئے یہ حدیث ذہن میں رکھیں۔ یہ چار کام کر لیں آپ کامیاب ہو جائیں گے۔

سلامُ علیکم اور السلام علیکم دونوں طرح سے کہہ سکتے ہیں۔

سلام علیکم کی دلیل: ھود آیت 48۔ مریم 47۔ ھود 69۔ مریم 15۔ نمل 69۔ رعد۔ 23-29۔ یاسین 58۔

السلام علیکم کی دلیل۔ طٰہٰ 47۔ مریم 33۔

جس طرح سلام کرنا اہم ہے اسی طرح سلام کرنے کا انداز بھی اہم ہے۔ مسکراہٹ اور سلام۔ دونوں سُنّتوں کو زندہ رکھیں۔ سب ملنے والوں کو مسکرا کر سلام کریں۔

ہمارے جانے کے بعد لوگ ہمارا ذِکر کریں۔ خوش اور ترو تازہ نظر آئیں۔

سیدنا انس بن مالکؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: "جب دو مسلم آپس میں ملاقات کرتے ہیں پھر ان میں سے ایک اپنے دوسرے ساتھی کا ہاتھ پکڑتا ہے (اور اس سے مصافحہ کرتا ہے) تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ ان کی دعا کو قبول فرمائے اور ان دونوں کے ہاتھوں میں جدائی نہیں کرتا یہاں تک کہ وہ ان کی بخشش فرما دیتا ہے"۔ طبرانیؒ

صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ کبیرہ گناہوں کی توبہ کریں تو وہ پھر معاف ہوتے ہیں۔

حدیثؐ: اللہ کے نزدیک سب سے قریب وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔

عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ: أعجز الناس من عجز في الدعاء وأبخل الناس من بخل بالسلام (الترغيب والترهيب: ج3ص430

"سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لوگوں میں عاجزترین شخص وہ ہے کہ جو دعاء سے عاجز آگیا ہو اور لوگوں میں بخیل و کنجوس ترین شخص وہ ہے کہ جو سلام میں بخل کرے۔"

عن عبدالله بن عمرو أن رجلا سأل رسول الله ﷺ أي الإسلام خير؟ قال: تطعم الطعام وتقرأ السلام على من عرفت ومن لم تعرف۔ صحیح بخاری: 6236، صحیح مسلم: 39)

"سیدنا عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سا اسلام بہتر ہے (یعنی اسلام میں خیر وخوبی کی بات کون سی ہے؟) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو کھانا کھلانا اور ہر شخص کو سلام کرنا چاہے وہ واقف ہو یا ناواقف"

پیار اور سادہ انداز سے سلام کریں۔

عن أبي أمامة قال قال رسول الله ﷺ: إن أولى الناس بالله تعالى مَن بَدَأَهم بالسلام (سنن ابو داؤد: 5197)

لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو اُنہیں سلام کہنے میں ابتدا کرے۔"

گھر میں داخل ہوں تو سلام کریں۔ بے شک گھر میں کوئی نہ ہو تب بھی سلام کریں۔ جنّات اور فرشتے سلام کا جواب دینگے۔ شیاطین دُور ہو جائینگے۔

سلام کرنے سے تکبر ختم ہوتا ہے۔

حدیث کا خلاصہ: اگر کوئی ناراضگی ہے تو تین دن سے زیادہ ناراض نہ رہیں اور جا کر خود سلام کریں۔
تین دفعہ سلام کرنے پر بھی اگر جواب نہ دیں۔ تو اُس کا گناہ اُسی پر ہو گا۔

مستقل سلام کرتے رہیں تو کینہ ختم ہو جاتا ہے۔

سلام کرتے وقت ماتھے پر ہاتھ نہ رکھیں۔ یہ عیسائیوں کا طرزِ عمل ہے۔ سلام کا جواب دیتے وقت سر کے اشارے سے جواب دینا یہود کا طرزِ عمل ہے۔ سلام کا بول کر جواب دیں۔

اگر مسلمان اور غیر مسلم کسی محفل میں اکٹھے بیٹھے ہیں تو وہاں اس طرح سلام کر سکتے ہیں۔

" السلام علٰی من اتبع الھدیٰ " اللہ کے نبی ﷺ غیر مسلم کو خط لکھتے تو یہی سلام کہتے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مامن مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفرلھما قبل ان یتفرقا ."

"اگر دو مسلمان آپس میں ملتے ہوئے اخوت دینی کی بنا پر مصافحہ کریں تو وہ جدا ہونے سے پہلے بخش دیئے جاتے ہیں۔

پس ہمیں چاہیئے اظہار محبت کے ساتھ ساتھ "مصافحہ" بھی کریں۔

حدیث کا خلاصہ: مصافحے کے لئے غیر محرم کا ہاتھ پکڑنا انگارہ پکڑنا ہے۔

- نا محرم مرد اور عورت ہاتھ نہیں ملا سکتے۔
- غیر مسلم ہاتھ بڑھائیں تو انہیں بتا دیں کہ ہم مسلمان ہیں، ہاتھ نہیں ملاتے۔
- نا محرم سر پر ہاتھ پھیرتے ہیں۔ یہ اسلام میں جائز نہیں۔
- عورت بھی گلے ملے تو بالکل سامنے سے نہ ملیں۔ محرم سے بھی گلے لگنا ہو تو سائیڈ سے لگیں۔
- باہر کہیں ملیں تو کھلے عام گلے نہ ملیں۔ مہذب طریقے سے گلے ملیں۔

- نرمی سے ہاتھ ملائیں۔
- سلام کرتے وقت جھکنا نہیں۔ پیر نہ چھوئیں۔
- دنیا میں جو کدورتیں ہیں آپ بھول جائیں۔ اللہ حساب لے گا۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرہؓ حضور نبی کریم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتیں تو آپ ازراہِ محبت کھڑے ہو جاتے اور شفقت سے ان کی پیشانی کا بوسہ لیتے اور اپنی نشست سے ہٹ کر اپنی جگہ پر بٹھاتے اور جب آپ حضرت فاطمۃ الزہرہؓ کے گھر تشریف لے جاتے تو وہ بھی کھڑی ہو جاتیں، محبت سے آپ کے سر مبارک کو چومتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں (ابوداؤد)